بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
روزنامہ
الفضل
یوم سہ شنبہ
قادیان
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۸۳۵
قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۰ ماہ احسان ۱۳۲۶ ہش | ۱۹ رجب ۱۳۶۶ھ | ۱۰ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ احسان ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز رہ کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت متلی اور اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

بدامنی پھیلانے والی مشینری

ہندوستان میں بدامنی پھیلانے میں جس قدر حصہ متعصب ہندو لیڈروں نے لیا ہے۔ اس سے کئی گنا زیادہ حصہ ہندو پریس کا ہے۔ جب ہندو لیڈر کوئی زہریلا بیان دیتے ہیں۔ تو کم از کم اتنی احتیاط ضرور کر لیتے ہیں۔ کہ اگر یہ بیان غیر جانبدار لوگ سنیں۔ تو ان کو صحیح جو اور حق بجانب سمجھیں۔ اور کوئی گرفت نہ کر سکیں۔

اکثر یہ بیان ذو معنی ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ کانگرسی لیڈروں نے ایک ایسا طرز کلام ایجاد کیا ہے۔ کہ بدامنی پھیلانے کا سارا الزام تو آئے مسلم لیگ پر مگر سمجھ جائیں ہندو۔ اس طرز کلام میں اتنا کمال پیدا کر لیا گیا ہے۔ کہ اب اس کو فن لطیف کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اور اس میں اتنی مدت سے مشق ہو رہی ہے۔ کہ بعض کامل الفن لیڈروں کے بظاہر الفاظ سے تو یہی مطلب نکلتا ہے۔ کہ آپ امن کی تلقین فرما رہے ہیں۔ لیکن سننے والے خوب سمجھتے ہیں۔ کہ کہنے والے کا مدعا بالکل اس کے برعکس ہے۔ اور اپنی قوم کو ہدایت دے رہا ہے کہ تیار ہو جاؤ شروع میں تو ان کو شستہ الفاظ کے انتخاب اور فقروں کی بندش کے لئے کاوش کرنی پڑی ہوگی۔ لیکن اب اتنی مہارت ہو چکی ہے۔ کہ فی البدیہہ کہہ لیتے ہیں۔ یہ لیڈر چوٹی کے لیڈر ہیں۔ اور ان کا ہر فقرہ اس تیز نشتر سے کم نہیں ہوتا۔ جو نرم نرم روئی میں لپٹا ہوتا ہے۔ ان کی زبان سے اگر اہنسا۔ عدم تشدد۔ امن اور اس قسم کے الفاظ نکلیں۔ تو آپ کو سخت غلطی لگ جاتی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے معنے وہی ہیں جو لغات میں دیئے گئے ہیں حالانکہ حقیقت ان کے بالکل برخلاف ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ "کوڈ" میں ہوتے ہیں ۔

پھر ان لیڈروں سے کم درجہ پر وہ لیڈر ہیں۔ جو کسی قدر صاف گوئی سے بھی کام لیتے ہیں۔ ان کا پہلی قسم کے لیڈروں سے یہ تعلق ہوتا ہے۔ کہ یہ ساری ذمہ داری اپنے اوپر لے کر اول الذکر کے کوڈ کو ذرا کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ بھی اپنے اپنے صوبوں میں چوٹی کے لیڈر ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو بھی بات اس انداز سے کہنی پڑتی ہے۔ کہ بدنام تو ہو مسلم لیگ اور کام ہو ہندوؤں کا پہلے وہ مسلم لیگ کے غنڈہ پن اور مظالم کی فرضی داستانیں نہایت دردناک الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ اور جب قوم یہ زہر اچھی طرح ہضم کر لیتی ہے تو پھر یکدم اسکو مقابلہ کرنے کے لئے ابھارا جاتا ہے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے سامان جمع کرنے اور مسلح ہونے کی تلقین کی جاتی ہے۔

ان لیڈروں کے بعد ہندو اخبارات کا درجہ آتا ہے۔ جس قدر طریقے ان کو بدامنی پھیلانے کے یاد ہیں شاید ہی کسی کو ہوں گے۔ جھوٹی خبریں ایجاد کرنے کے علاوہ سچی خبروں میں بھی ایسی کتر و بیونت کر سکتے ہیں۔ کہ جن کے لفظ لفظ سے آگ کے شعلے نکلنے لگتے ہیں۔ یہ مندرجہ بالا لیڈروں کے گول مول طریقہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور اکثر نہایت بے باکی سے ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر فوراً آگ لگ جاتی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ ان کو کوئی پوچھتا نہیں۔ اور اگر کوئی پوچھتا ہے۔ تو ہر قسم کے جائز و ناجائز طریقے استعمال کرکے بری الذمہ بنے رہتے ہیں۔ پنجاب کا کوئی ہندو اخبار آپ اٹھا کر دیکھ لیں۔ آپ کو تعصب اور کینہ توزی کا ایک بے پناہ سمندر ہریں لیتا ہوا نظر آئیگا۔ حیرت یہ ہے کہ انگریزی زبان میں چھپنے والا "ٹریبیون" ان سب سے پیش پیش ہے۔ اور اس نے مسلم لیگ کو انگریزی میں گالیاں دے دے کر انگریزی زبان کے معنے ہی بدل دیئے ہیں اور اگر کوئی شخص متواتر اس اخبار کو پڑھتا رہے۔ تو چند دن کے بعد اس کو یقین ہو جائے گا۔ کہ انگریزی زبان میں رواداری شرافت اور نیکی کے لئے الفاظ ہی نہیں۔

یہ اس اخبار کا حال ہے۔ جس کا ادارہ یقیناً تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہونا چاہیئے اس سے اندازہ لگا لیجئے۔ کہ ان اردو اخبارات کا کیا حال ہوگا۔ جن کی ادارت کے لئے کسی تعلیمی معیار کی ضرورت ہی نہیں۔ اور جن کی ادارت ہر کہ و مہ کر سکتا ہے۔ ان اخبارات نے ہندو ذہنیت کو اس قدر مسموم کر دیا ہے۔ کہ اب ہندو عوام کو گویا مسلم لیگ کے خلاف زہر آلود باتیں سننے کا نشہ سا ہو گیا ہے۔ اور اسی چاٹ کا نتیجہ ہے۔ کہ ان اخبارات کے مالک نہایت امیر بن گئے ہیں۔ اور روپیہ دھڑا دھڑ ان کی تجوریوں میں چلا آ رہا ہے۔

پنجاب کے موجودہ فسادات بیشک بعض عاقبت نااندیش لیڈروں کے اشتعال انگیز بیانات کی وجہ سے شروع ہوئے۔ مگر ملک کے طول و عرض میں جو بدامنی پھیلی۔ اور جو بے دلی پیدا ہوئی ہے۔ اس میں استاد نہ حصہ انہی اخبارات کا ہے۔ ان بیانات کو ان اخبارات نے شعلوں میں لپیٹ کر اس طرح شائع کیا۔ کہ جس نے ان کو پڑھا اپنی اپنی جگہ پر جھلس کر رہ گیا۔

ہم یہاں پرتاپ کے ایک ہی پرچہ سے تین حوالے دیتے ہیں۔ جو ایک ہی مضمون

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب ... ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

کے متعلق ہیں۔ جن میں سے پہلی دو لیڈروں کی اور ایک پرتاپ کی اپنی رائے ہے اس سے پتہ چلیگا کہ ہندوؤں کی بدامنی پھیلانے والی مشینری کس طرح درجہ بدرجہ کام کر رہی ہے۔

(۱) نئی دہلی ۷ رجون ۱۹۴۷ء۔ کانگرس مسلم لیگ کی نمائندہ نہ سہی لیکن کانگرس محض یہ کہکر مسلمانوں کے مفاد کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ کہ مسلمان لیگ کے ساتھ ہیں (پرتاپ ۸ رجون)

(۲) ناگپور ۷ رجون۔ ہندوستان میں مسلمانوں سے غیر ملکیوں سا سلوک ہوگا۔ ہندوستان کے آئین میں کوئی خاص دفعہ کے مطابق انہیں حقوق شہریت نہ دیئے گئے۔ تو وہ انہیں حاصل نہیں ہوں گے۔ ان کی حالت فرانسیسیوں اور جرمنوں سے بہتر نہیں ہوگی۔ وہ کسی بھی نمائندہ کمیٹی کے لئے منتخب نہیں ہو سکینگے۔ پرتاپ ۸ رجون (مسٹر شکلا وزیر اعظم سی۔پی)

(۳) میں ایک کمیشن تجویز کروں گا۔ جس کے سامنے ہر مسلمان کو یہ ثابت کرنے کا حق ہوگا۔ کہ وہ دیش دروہی (وطن دشمن ناقل) نہ تھا۔ اس طرح ہندوستانی گورنمنٹ کے پریذیڈنٹ کو اس بات کا اختیار دے دیا جائے۔ کہ وہ کسی ایسے مسلمان کو سرٹیفکیٹ دیدے۔ جسے یہ غدار نہیں سمجھتا ہے۔۔۔ ۔۔۔۔۔ ورنہ ہندوستان میں رہنے والے عام مسلمانوں کو ان تمام حقوق سے فوراً محروم کر دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس وقت لوگوں کے جذبات اس قدر مشتعل ہوئے ہوئے ہیں۔ کہ اگر کانگرس نے مسلمانوں کے خلاف کوئی ایسا قدم نہ لیا۔ تو کانگرس کے سخت خلاف ہوگا۔ (پرتاپ ۸ رجون ۱۹۴۷ء)

پڑھنے والا پہلے بیان کو بالکل بے لوث سمجھیگا۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران ہوگا کہ تقریباً اسی وقت ایک ہندو وزیر اعظم اسی امر کے متعلق کیا فرما رہا تھا۔ اور پرتاپ نے اس پر کیا اضافہ کیا ہے۔ پہلا بیان ایک چوٹی کے لیڈر کا ہے۔ بات اس نے بھی وہی کہی ہے جو مسٹر شکلا نے۔ بظاہر معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی وکالت کر رہا ہے۔ لیکن دراصل یہ ایک طریقہ تائید ہے

(ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

چند تازہ نشانات

(مرتبہ چودھری منیر احمدؐ صاحب وینس)

قادیان ۸ رماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر جو ملفوظات فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ اپنی قدرت اور علم کے ثبوت میں ہمیشہ ہی مومنوں کے ایمان کی زیادتی کے سامان پیدا کرتا رہتا ہے۔ تاکہ جو خوش قسمت ہیں۔ وہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر کئی بدقسمت ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو نشان پر نشان دیکھتے ہیں۔ مگر ان پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ اور یہ حس ہی پیدا نہیں ہوتی۔ کہ سوچیں اور سمجھیں۔ کہ یہ کیا مافوق العادت چیزیں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ اس کے بعد حضور نے اپنے ایک تازہ رویاء کا جو حضور نے اسی مجلس میں چند دن ہوئے بیان فرمایا تھا۔ اور جو ۳۰ مئی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نے دیکھا تھا۔ کہ ”برطانیہ اور روس کے درمیان ایک ماڈیفائیڈ ٹریٹی Modified Treaty ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے مشرق وسطی کے اسلامی ممالک میں بڑی بے چینی اور تشویش پھیل گئی ہے۔“ چنانچہ آج اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی ہے۔ وہ اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ اور اس میں بعینہ وہی الفاظ ہیں جو میں نے بیان کئے تھے۔ وہ خبر یہ ہے کہ سنڈے ٹائمز کے نامہ نگار مقیم قاہرہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ کئی ماہ کے پس و پیش اور غور و خوض کے بعد مصر نے برطانوی مصری معاہدہ کی ترمیم کا متنازعہ فیہ مسئلہ قطعی طور پر اتحادی تنظیم امن میں پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جب برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے ماسکو میں مارشل سٹالن سے ملاقات کی۔ تو مشرق وسطی کی صورت حال بھی زیر بحث لائی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں برطانوی مصری اختلافات خاص طور پر موضوع بحث بنے تھے۔ مارشل سٹالن نے مشرق وسطی کے برطانوی مفادات کی نوعیت کے بارے میں کامل آگاہی حاصل کر کے مصر میں برطانیہ کی اختیار کردہ پوزیشن سے اظہار ہمدردی کیا تھا۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ دلچسپ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ مارشل سٹالن برطانوی پوزیشن سے اظہار ہمدردی کرنے پر تو آمادہ تھے۔ لیکن وہ برطانوی امریکی مفاد کی ہمنوائی کرنے کو تیار نہیں تھے۔ دوسرے الفاظ میں روس اس وقت مشرق وسطی میں برطانوی اثر و رسوخ قائم ہونے کے خلاف ہیں۔

آگے چل کر سنڈے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ۔ ”مارشل سٹالن کا مذکورہ بالا رویہ اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ برطانیہ اور امریکہ کے باہمی مراسم کمزور کرنے کے لئے برطانیہ کو مراعات دینے کے لئے تیار رہے۔ اسی لئے ماسکو ریڈیو نے مصر میں برطانوی پالیسی پر نکتہ چینی کم کر دی ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو دیکھ کر بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ سیاسی باتیں ہیں۔ اور ان کے متعلق بالعموم قبل از وقت قرائن سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ سوال یہ ہے۔ کہ اگر ان باتوں کا قبل از وقت علم ہو سکتا ہے۔ تو وہ لوگ جو دن رات سیاسیات میں مشغول رہتے ہیں۔ ان پر کیوں ان باتوں کا انکشاف نہیں ہوتا۔ ہماری حالت تو یہ ہے۔ کہ ہم الگ تھلگ ایک گاؤں میں بیٹھے ہیں۔ جہاں کوئی ایسا ذریعہ نہیں۔ کہ جس سے کام لیکر اس قسم کی خبریں حاصل کی جا سکیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ وہ ہمیں قبل از وقت اخبار غیبیہ بتا دیتا ہے۔ پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس وقت السید منیر الحصنی صاحب جو شام کے رہنے والے ہیں۔ ان ممالک کی طرف سے جن کا رویا میں ذکر ہے۔ بطور شاہد موجود ہیں۔

ہمیں یہ دسترس تو نہیں کہ ہم ان نشانوں کو ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ سے نشر کر سکیں۔ لیکن ان کے پورا ہونے سے اللہ تعالیٰ کی جو قدرت نمائی اور مومنوں کے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے۔ اس سے ہمیں امید ہے کہ جب مومنوں کے ایمان میں زیادتی ہو گئی۔ تو وہ خود بخود ہی اور لوگوں کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملالیں گے۔ اس وقت یہ نشانات جو لطف اور مزہ دیتے ہیں۔ یہ جماعت کے غلبہ کی صورت میں نہ دیں گے۔ بھلا اس میں کیا مزہ ہوگا۔ کہ ہم نے چار دانگ عالم میں اپنے سفیر اور جاسوس بھیجے ہوئے ہوں۔ اور وہ ہمیں تازہ بتازہ خبریں بہم پہنچائیں۔ اور ہم انہیں نشر کریں۔ مزہ تو اس بات میں ہے کہ ہماری جماعت کمزور اور ایسے ذرائع سے تہی دست ہے۔ خبریں دریافت کرنا تو کجا۔ ہمارا تو ان لوگوں کی ڈیوڑھیوں تک بھی گذر نہیں۔ مگر بایںہمہ ہم رات کو سوتے ہیں۔ تو ہمیں اللہ تعالیٰ ایسی ایسی باتیں بتا دیتا ہے۔ جن کا بڑے سے بڑے سیاستدانوں کو بھی پتہ نہیں ہوتا۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ روس کے متعلق مجھے کئی رویاء دکھائے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کا ہمارے ساتھ کوئی لگاؤ ہے۔ اس کے بعد حضور نے اپنا ایک پرانا رویاء جو حضور نے ۲۷، ۲۸ اگست ۱۹۴۵ء کی درمیانی شب ڈلہوزی میں دیکھا تھا۔ اور الفضل یکم ستمبر ۱۹۴۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر سال متعدد نشانات مومنوں کی زیادتی ایمان کے لئے دکھا دیتا ہے۔ تا انہیں یقین رہے۔ کہ ہمارا تعلق ایک ایسی ہستی سے ہے۔

607

جو محیط کل ہے۔ دنیا کی کوئی چیز اسکے تصرف سے باہر نہیں ہر ایک چیز پر اسے کامل مقدرت حاصل ہے۔ وہ اگر چاہے تو آن واحد میں اس دنیا کو فنا کر سکتی ہے اسی پر ایمانیات کی بنیاد ہے۔ اور یہی صحیح ایمان ہے جو ایک مومن کے دل میں اللہ تعالےٰ کے متعلق ہونا چاہیئے۔

ایک تیسرے رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے جو حضور نے چند روز ہوئے مجلس عرفان میں بیان فرمایا تھا۔ حضور نے فرمایا اس رؤیا میں اللہ تعالےٰ نے مجھے بتایا تھا کہ فان کان فی الاسلام حق فاظہر کہ اسلام میں اگر ذرا سی بھی صداقت موجود ہے تو یہ اس قابل ہے۔ کہ اس کو دوسرے ادیان پر غالب کیا جائے۔ چنانچہ ہندوؤں اور سکھوں کے مقابلہ میں موجودہ سیاسی کشمکش میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو کامیابی بخشی جو اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا

از حضرت مرزا شریف احمد صاحب

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قریباً چار برس کا عرصہ ہوا۔ کہ مجھ پر ضربۃ الشمس Heat Stroke کا حملہ ہوا تھا۔ میں ان دنوں جماعتی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اعزازی طور پر لڑائی کے لئے فوجی بھرتی بھی کرتا تھا۔ اور اس طرح قادیان بھرتی کا ایک مستقل مرکز بن گیا۔ اس حملہ کے چند روز بعد ہی مجھے بھرتی کے سلسلہ میں دو ماہ پر باہر جانا پڑا۔ جس کی وجہ سے کم و بیش مستقل نوعیت کا اثر میرے اوپر پڑ گیا۔ اور اس وقت سے آہستہ آہستہ میری صحت خراب ہوتی چلی گئی۔ گرمی کے موسم میں خصوصاً میری تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

مومن کے لئے دعا ہی ایک ہتھیار ہے۔ جو خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال ہو تو اس کو ہر مصیبت اور تکلیف سے نکال لاتا ہے۔

میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری دینی اور دنیوی فلاح کے لئے خدا تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ

خاکسار نے آپ کے سوانح حیات مفصل لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کئے تھے آپ نے انہیں سنکر اصلاح فرما کر دستخط کر کے مجھے عنایت فرمائے تھے۔ ذیل کا مضمون انہی حالات کا نہایت مختصر خلاصہ ہے۔ آپ کے سوانح آپ کے زہد و تقوےٰ توکل علی اللہ قربانی اور بے نفسی کا کامل مرقعہ ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ سامان میسر آنے پر مفصل حالات جلد سے جلد شائع کروں انشاء اللہ اگر آپ کے شاگرد اور دوسرے دوست کوئی بات آپ کے سوانح سے متعلق لکھ کر ارسال فرمائیں تو شکریہ سے قبول کی جائے گی۔

(خاکسار ملک صلاح الدین)

آپ قریباً بانوے سال قبل موضع گھنڈی ضلع مظفر آباد (کشمیر) میں حضرت سید عبد القادر جیلانی کی نسل میں پچیسویں پشت میں پیدا ہوئے۔ قریباً سوا پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا۔ اور مزید تعلیم شروع کی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد آپ کے والد صاحب نے اس خیال سے آپ کو پڑھنے سے ہٹا لیا۔ کہ آپ کے دو بڑے بھائی پڑھتے ہیں۔ اگر سب تعلیم پائیں گے۔ تو زمینداره کا کام کون سنبھالیگا۔ غالباً یہ بات بھی اس کا موجب ہوئی۔ کہ آپ کی زبان میں اسوقت لکنت تھی جو بعد میں رفع ہو گئی۔ باوجود اس کے آپ اپنے بھائیوں کی پڑھائی کے وقت قریب بیٹھ کر سبق سن لیتے۔ اور یاد کر لیتے بسا اوقات آپ کا بڑا بھائی جو کند ذہن تھا آپ کو کوئی چیز دے کر پاس بٹھا لیتا۔ تا آپ بھی سبق پڑھیں۔ اور جو آپ [illegible] کردہ یاد کر لے۔ ورنہ بھائی کو ایک دفعہ سبق سننے سے یاد نہ ہوتا اور مار پڑتی۔ انہی ایام کی بات ہے کہ آپ کے والد ماجد گاؤں سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اور انہیں ایک واقعہ سے مطلع کرنا ضروری تھا۔ لیکن اس کا کسی اور پر ظاہر کرنا بھی قرین مصلحت نہ تھا۔ اس پر آپ نے کتاب سامنے رکھ کر اس میں سے الفاظ تلاش کر کے ان کی شکلیں دیکھ دیکھ کر بنائیں اور خط مکمل کر کے بھیجدیا۔ ایک دفعہ آپ کے بڑے بھائی صرف میر کا سبق سنا رہے تھے۔ اور تین بار ایک ہی جگہ پر اٹکے تیسری بار جب اٹکے تو حضرت مولوی صاحب کو خیال آیا۔ کہ بھائی [illegible] اٹکنے کی وجہ سے مار نہ پڑے۔ اور آپ کے موہنہ سے بے ساختہ لفظ نکل گیا۔ ان ہر دو واقعات نے والد صاحب کی توجہ اس طرف پھیری۔ کہ آپ کو تعلیم دلائی جائے۔ اور آپ سے وعدہ کیا کہ اس دفعہ موسم گرما میں آپ کو کشمیر کی سیر کرانے کے بعد تعلیم کے لئے باہر بھجدیں گے۔ لیکن آپ کو اس خیال نے بے چین کر دیا۔ کہ آپ کے بھائی تو تعلیم حاصل کر کے صاحب عزت بن جائیں گے۔ اور آپ اس عزت سے محروم رہیں گے اور اس خیال سے ایک رات گذارنا بھی دوبھر ہو گیا۔ اور ایک دن آپ ایک خادم کو ہمراہ لے کر حصول تعلیم کے لئے بغیر خرچ کے گھر سے نکل پڑے۔

اس وقت آپ تیرھویں سال میں تھے۔ رات گڑھی حبیب اللہ میں ٹھہرے۔ تو خواب میں راہ نمائی ہوئی۔ کہ فلاں طرف تعلیم کے لئے جاؤ۔ دریا کے پار نہ جانا۔ چنانچہ آپ موضع ٹھیٹھ ضلع ہزارہ پہونچے۔ چند دن بعد آپ کی تلاش میں ایک شخص آ پہنچا۔ اور والد صاحب کا پیغام لایا۔ کہ اگر آپ تعلیم کی خاطر آئے ہیں۔ تو آپ کو اجازت ہے۔ آپ کا ارادہ معلوم ہونے پر آپ کی والدہ صاحبہ آپ کو خرچ بھیجنے لگیں۔ آپ نے وہاں مولوی سید عبد الکریم شاہ صاحب سے جو ایک بزرگ تھے صرف میر اور زلیخا فارسی شروع کی۔ آپ کے آئندہ سارے علم کی بنیاد اسی استاد کے ذریعہ رکھی گئی وہ آپ کو حاشیہ شرح وغیرہ جو بھی حل یاد نہ سنا دیتے تھے اور آپ سے حاشیہ زبانی سنتے تھے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ ابتدا سے ہی آپ شرح کے مطالعہ اور فہم پر قادر ہو گئے۔ اسطرح آپکو صرف و نحو پر خاصہ عبور حاصل ہو گیا انہوں نے آپ سے تقریباً تمام قرآن مجید کے صیغے اور ترکیب پوچھیں جس سے آپ قرآن [illegible] طرح سمجھنے لگے۔ ہدایۃ النحو پڑھ چکے پر ایک مشکل پیش آنے پر آپ موضع داتہ ضلع ہزارہ چلے آئے۔ جہاں آپ کی دو پھوپھیاں تھیں وہاں آپ نے کافیہ علاوہ چند اور ایسی کتب پڑھیں [illegible] آپ کو دو اڑھائی دس ماہ ہوئے تھے۔ کہ آپ کے استاد نے ایک لڑکی کا نکاح ایک جگہ پڑھا مگر [illegible] کے دباؤ سے دوسری جگہ پڑھ دیا۔

وقف جائداد و آمد کے وعدوں کی میعاد

۳۰ جون تک بڑھادی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حفاظت مرکز کے چندہ (وقف جائداد۔ وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

اس خلاف شریعت اور غیر متقیانہ فعل کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب نے اس استاد سے تعلیم جاری رکھنا پسند نہ کیا۔ اور موضع سیریاں ضلع ہزارہ کے ایک مشہور عالم مولوی عبد الکریم صاحب سے پڑھنے لگے۔ آپ دو میل کے فاصلہ پر موضع بگڑالیں رہتے تھے۔ اور روزانہ چار پانچ سبق لیتے تھے۔ دوپہر کو سخت دھوپ میں واپس جاکر کھانا کھاتے اور پھر کڑکتی دھوپ میں دو میل طے کرکے ظہر کے بعد دو سبق لیتے۔ ایک سال سے زیادہ آپ نے یہاں پڑھائی جاری رکھی۔ آپ کافیہ پڑھتے تھے۔ استاد نے کہا یہ آپ کو آتا ہے۔ شرح ملا جامی پڑھو۔ اس کے دو تین جز پڑھانے کے بعد استاد نے کہا کہ یہ کتاب بھی تمہیں آتی ہے۔ اس کا حاشیہ عبد الغفور پڑھو۔ اس کے چند سبقوں کے بعد استاد نے کہا۔ کہ اس کا بھی فائدہ نہیں۔ جبتک کہ اس کے حاشیے مولوی اور تکملہ غیر مدقق نہ پڑھو۔ لیکن اب بعض مقامات پوری طرح حل نہ ہوئے تھے۔ لیکن باوجود بسیار تلاش کے ضلع ہزارہ میں آپ کے استاد سے زیادہ علم والا استاد آپ کو نہ ملا۔

پھر آپ پشاور چلے آئے وہاں مولوی محمد ایوب صاحب سے پڑھائی شروع کی۔ یہ استاد وہابیوں کے سخت دشمن تھے۔ لیکن بہت عالم تھے۔ انہوں نے فیضی کی بے نقط تفسیر کا فارسی میں ترجمہ کیا تھا۔ یہاں ایک صاحب توجہ بزرگ سے واقفیت ہوگئی۔ ان کے مریدوں میں حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب رضؓ والد سیدہ ام طاہرؓ مرحومہ نیز معاندین سلسلہ میں سے صوبیدار میجر امیر علی شاہ۔ الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ و عبد الحق اکاؤنٹنٹ تھے۔

حضرت مولوی صاحب اس بزرگ کے ہمراہ لاہور آئے۔ لیکن ان سے بعض امور خلاف تقویٰ دیکھنے کی وجہ سے آپ نے ان سے علیحدگی اختیار کرلی۔ اس وقت آپ قریبًا اٹھارہ برس کے تھے۔ آپ نے مدرسہ نعمانیہ لاہور میں داخل ہونا چاہا۔ مہتمم مدرسہ مفتی سلیم اللہ نے امتحان لیا اور امتحان بھی منطق کی کتاب صدرا کا لیا۔ جو آئندہ پڑھائی جانی تھی۔ اور اس کا بھی ایک بہت مشکل مقام دریافت کیا۔ آپ امتحان میں پاس ہوئے۔ اور ایک دوسرا طالب علم جو داخل ہونے آیا تھا فیل ہوگیا۔

دوسرے دن مفتی صاحب نے جو ایک ماہر طبیب تھے کہلا بھیجا کہ اگر آپ طب بھی پڑھنا چاہیں۔ تو دوسروں کو میں سات روپے وظیفہ دیتا ہوں۔ آپ کو دس روپیہ دوں گا۔ آپ نے وظیفہ تو نہ لیا۔ لیکن طب کی کتاب شرح اسباب پڑھی۔ آپ کے منطق و فلسفہ کے استاد دہریہ طبع تھے۔ اور ایسے ہی خیالات طلباء میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب ایسے اوقات پر ضرور بول پڑتے۔ آپ کی باتوں سے استاد کو خاموش ہونا پڑتا۔

ایسے استاد سے آپ دینی علوم نہیں پڑھنا چاہتے تھے۔ اس لئے آپ دیوبند چلے گئے۔ وہاں آپ کو حدیث کے دورہ میں شامل کر لیا گیا۔ طب میں آپ نے نفیسی حکیم محمد حسن برادر اصغر مولوی محمود حسن سے پڑھی۔ آپ کے سپرد ایک جماعت کی گئی۔ جسے آپ دو تین سبق روزانہ دیتے تھے۔ اس کے علاوہ کچھ اور طالب علم بھی آپ سے پڑھتے تھے۔ اس طرح قریبًا تیرہ سبق آپ روزانہ دیتے تھے۔ اور آپ کا کوئی وقت فارغ نہ تھا۔ جیسا کہ اس سے قبل اللہ تعالیٰ ہر جگہ غیب سے رزق کے سامان کرتا رہا۔ یہاں بھی ایسا ہی سامان ہوا۔ اور لوگوں کے گھروں کے ٹکڑے یا وظیفہ حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہوئی۔ دیوبند میں آپ نے ایک مجلس بنائی۔ جس کا کام یہ تھا کہ نووارد پنجابی طلباء کے گذارہ کا انتظام ہونے تک ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جائے اور وہاں رہنے والے پنجابی طلباء کی نگرانی کی جائے۔ کہ ان سے کوئی ایسی حرکت صادر نہ ہو۔ کہ جو فساد کا موجب بن جائے۔ اس کام میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی کام کرتے رہے۔ اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تحریک سے ایک انجمن بنائی گئی جس کا کام یہ تھا۔ کہ جمعرات کے روز توحید اور عمل بالحدیث کے متعلق تقریریں کی جائیں۔

آپ کے تبحر علم کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کے نزدیک لاہور میں آپ کے استاد ہندوستان میں منطق و فلسفہ کے امام مولوی عبد الحق خیر آبادی سے بڑھ کر تھے اور آپ کے استاد کا خیال تھا۔ کہ حضرت مولوی صاحب نے یہ فن دو بار نہیں تو ایک بار تو ضرور پڑھا ہے۔ اور اسکی دلیل یہ دیتے تھے۔ کہ ایک ہی کتاب سے استاد اور باقی کے شاگرد مطالعہ کرتے ہیں۔ لیکن مولوی سرور شاہ ہم سے کم وقت میں مطالعہ کر لیتے ہیں۔ پھر یہ کہ میرا اور ان کا تین بار جھگڑا ہوا۔ اور ہم نے مولوی عبد الحق صاحب خیر آبادی سے فیصلہ چاہا اور تینوں دفعہ انہوں نے مولوی سرور شاہ کے حق میں فیصلہ دیا۔

ذیل کا واقعہ بھی آپ کے تبحر علم پر روشنی ڈالتا ہے۔ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور دیوبند سے چھ ماہ قبل جاری ہوا تھا۔ اسے ام المدارس کہتے ہیں۔ اور اسکی اعلیٰ نگران کمیٹی بھی وہی مجلس شوریٰ ہے۔ جس کے ماتحت مدرسہ دیوبند ہے۔ اس مجلس کے پاس ایک وفد آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ مدرسہ مظاہر العلوم کے منطق و فلسفہ کے دوم مدرس حاجی احمد علی ناراض ہوکر اس شہر کی ایک مسجد میں جا بیٹھے ہیں۔ اور طالب علم بھی ان کے پاس چلے گئے ہیں۔ اور مدرسہ خالی ہوچکا ہے۔ یہ مدرسہ جاری نہیں رہ سکتا۔ جب تک کہ ان کے مقابلہ کا استاد وہیں نہ دیا جائے۔ شوریٰ نے اساتذہ سے مشورہ کرکے کہا۔ کہ طلباء کا امتحان ہوتے ہی بغیر نتیجہ کا انتظار کئے ہم آپ کو ایسا استاد مہیا کردینگے۔ اور حضرت مولوی سرور شاہ صاحب رضؓ سے بھی رضامندی لے لی گئی۔ اور نتیجہ نکلنے سے قبل ہی آپ کو سہارنپور بھیج دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اس عمدگی سے تعلیم کا کام کیا کہ طالب علم مدرسہ میں واپس آگئے۔ اور حاجی احمد علی کو سہارنپور ترک کرنا پڑا۔

مولوی محمود حسن اول مدرس نے حضرت مولوی صاحب رضؓ کے لئے جو سند لکھی اس میں تحریر کیا۔ کہ میں تیئیس سال سے دیوبند میں پڑھاتا ہوں۔ اس عرصہ میں تین بے مثل طالب علم آئے ہیں۔ ایک کو اعتراض پیدا کرنے میں حیرت انگیز مہارت تھی۔ دوسرا مشکل اور پیچیدہ عبارت کو بہت صحیح طور پر حل کر لیتا تھا۔ اور حضرت مولوی صاحب رضؓ کی نسبت لکھا کہ آپ کا ذہن کبھی غلط بات کی طرف جاتا ہی نہیں۔ اور جو نئی بات کہتے ہیں وہ نہایت معقول ہوتی ہے۔ لیکن آپ نے یہ کہتے ہوئے دوم مدرس کو سند واپس کردی۔ کہ آپ یہ دعا کریں۔ کہ جو سند اللہ تعالیٰ نے مجھے دی ہے۔ وہ قائم رہے۔ اور زبان پکڑ کر کہا کہ یہ میری سند ہے۔ (باقی)

نئی اک زندگی پاتے یہاں جو نیم جاں آتے

(از خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب گوہر)

خدا کی جستجو ہوتی مسلماں قادیاں آتے
ہر اک فتنہ سے بچ جاتے اگر دارالاماں آتے

کلیساؤں کی یہ کافر ادائیں لے گئیں انکو
تلاش حق اگر ہوتی تو بیشک وہ یہاں آتے

یہ بستی ہے مسیحا کی حیات نو انہیں ملتی
توانا ہوکے وہ جاتے یہاں جو ناتواں آتے

یہ لنگر ہے مسیحا کا غذا جسمی و روحی بھی
ملا کرتی ہے ان کو جو یہاں ہیں میہماں آتے

جوانی و جواں ہمت ضعیفی میں بھی مل جاتی
نئی اک زندگی پاتے یہاں جو نیم جاں آتے

تلاش آسمانی نور کی خاطر کوئی پوچھے
یہ انساں کس جگہ جلتے تو میں کہتا یہاں آتے

حصول دین کی خاطر تمہیں آنا ہی گر پڑتا
نہ آتے قادیاں تو پھر بتاؤ تم کہاں آتے

خلیفہ دین کی تبلیغ کی خاطر بلاتا ہے
مناسب تھا یہاں پر سر کے بل سب نوجواں آتے

نہیں کھلتے ہیں ابواب فلک ان پر کبھی گوہر
جو اک مایوس دل لے کر ہیں سوئے پاسباں آتے

درخواست دعا

سید عبد المومن رضوی صاحب بمبئی بعارضہ یرقان سخت بیمار ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

قضیہ فلسطین اور نئی تحقیقاتی کمیٹی

یہودی داخلہ اور ایشیائی ممالک میں خطرہ

عربوں کی حمایت میں ہندوستان آواز اٹھائے

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر از دمشق

(۱) خیال تھا کہ مجلس اقوام امن میں فلسطین کے متعلق کوئی تسلی بخش حل ہو جائے گا اور فلسطین کی فضاء خوشگوار ہو جائے گی۔ مگر عربوں کی مساعی بار آور نہ ہو سکیں۔ اور اکثریت نے عربوں کے خلاف فیصلہ دیدیا یا ایسی فضاء پیدا کر دی گئی۔ جو عربوں کے لئے تکلیف کا باعث ہوئی۔ عرب لیڈر اس اجلاس کے متعلق بڑے مطمئن نظر آتے تھے۔ اور خیال تھا کہ یہ سر دردی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ مگر نتیجہ اس کے برعکس نکلا۔ اس کے مقابل میں یہودی لیڈر اور یہودی صحافت نے پہلے ہی اس امر کا اظہار کر دیا تھا کہ اکثریت صیہونیت کی تائید کرے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۲) تاہم ماہ جون کے وسط میں مزید حالات کا جائزہ لینے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی فلسطین میں آ رہی ہے۔ اس کمیٹی کی پوزیشن تمام سابقہ تحقیقاتی کمیٹیوں سے الگ بیان کی جاتی ہے۔ اول اس کمیٹی میں قریباً ۱۳۵ ممبر ہیں۔ ہندوستان سے سر عبد الرحمٰن جج ہائی کورٹ پنجاب شریک ہو رہے ہیں۔ دوئم اس اکثریت کے نتیجہ میں اختلاف ہو جانا لابدی امر ہے۔ یہودی ایجنسی اس کمیٹی کے ممبران پر اثر اور دباؤ ڈالنے کے لئے سرگرمی سے دن رات مصروف ہے۔ عرب لیڈر اس وقت تک متفقہ فیصلہ اور رائے قائم نہیں کر سکے۔ بعض عرب حلقوں کی طرف سے اس کمیٹی کے خلاف مقاطعہ کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ کیونکہ عرب لیگ کے بعض ممبران کا خیال ہے۔ کہ اس کمیٹی کی رپورٹ مفید نتائج پر منتج نہ ہو گی۔

(۳) فلسطین میں یہودی داخلہ دراصل ایشیا کے لئے خطرہ کا باعث ہے اور اس کے نتائج نہایت دور رس ہیں۔ یہودی داخلہ کا مقصد وحید نہ صرف دول عربیہ میں اپنا اثر و نفوذ قائم کرنا ہے بلکہ ایشیائی تجارت پر قبضہ کرنا ان کا مطمح نظر ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ فلسطین میں یہود کو اقتصادی قوت حاصل ہو چکی ہے۔ جو کہ عربوں کیلئے سیاسی۔ اقتصادی اور معاشرتی خطرہ کا باعث ہے۔ مجھے حال ہی میں ایک انگریزی یہودی رسالہ کے مطالعہ کا اتفاق ہوا ہے۔ جس میں مضمون نگار رقمطراز ہے کہ:۔

جس طریق سے فلسطین میں یہودی کارخانے قائم ہو رہے ہیں۔ اور صنعت و حرفت دن بدن ترقی پر ہے۔ اگر ان کو ایشیائی منڈی میں جگہ دی گئی تو غیر یہودی تجارت پر اس کا لازماً اثر پڑیگا اور مشرق وسطیٰ بعید کی تجارتی منڈی فیل ہو جائے گی۔ (مفہوم) ہو سکتا ہے۔ کہ اس رائے میں کسی قدر مبالغہ ہو۔ مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہودی صنعت و حرفت یقیناً ایشیا پر اثر ڈالے گی۔

(۴) اس وقت فلسطین میں یہود کا خاص مرکز تل ابیب ہے۔ اور یہ خالص یہودی آبادی پر مشتمل ہے۔ یہ شہر کارخانوں اور فیکٹریوں کی نذر ہو چکا ہے۔ اور یہ شہر آئندہ ملے ایام میں یہودی عزائم کی عملی تصویر ہو گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس شہر کی آبادی روز بروز ترقی پر ہے۔ اور اس کا نظم و نسق خالص یوروپین ہے۔

حال ہی میں اس شہر کے میونسپل انجینئر

MR. Y. BENSIRA

نے بعض اعداد و شمار

Palestine & MIDDLE EAST

(فلسطین اور مشرق وسطیٰ)

کی تازہ اشاعت میں تحریر کئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

"تل ابیب کی آبادی ۱۹۱۹ء میں ۳۶۰۰ سے بڑھتی ہوئی ۱۹۳۱ء میں ۴۶۰۰۰ تک جا پہنچی۔ اور ۱۹۳۳ء میں ۸۰۰۰۰ سے ۴۰۰۰۰ تک بڑھی اور موجودہ وقت میں دو لاکھ سے زائد کا اندازہ ہے"۔

اور پھر انجینئر موصوف اس شہر میں مزید آبادی کی امید باندھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

شہر کا موجودہ نقشہ مزید ایک لاکھ نفوس کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور اس شہر کی علت غائی کیا ہے۔ ایک کامیاب جائے رہائش اور تجارتی مرکز بنانا

مزید براں یہودی عمارات نے از روئے پیمائش عربوں سے زیادہ زمین کو گھیرا ہوا ہے۔ جو کہ مستقبل میں باعث تکلیف بنے۔

(۵) یہودی آبادی دن بدن ترقی پر ہے۔ اور اس کے برعکس عرب وہیں کے وہیں ہیں۔ نیز پیدائشی طور پر بھی یہود کے اعداد و شمار از روئے نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ الغرض یہود بیرونی اور اندرونی طریقوں سے ترقی کر رہے ہیں ان حالات میں ضرورت ہے۔ کہ فلسطین کے مظلوم عرب بھائیوں کی امداد کی جائے اس کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ اہل ہند بڑی دلجمعی اور استقلال سے فلسطین کی مہم میں حصہ لیتے ہوئے اس یہودی خطرہ کو جو ایشیا کے لئے بھی خطرہ کا باعث ہے دور کریں۔ اس امر کے لئے فوری اقدام کی ضرورت ہے۔ اور یہ ایک بہترین وقت ہے۔ کہ اہل ہند خصوصاً مسلمان عربوں کے غم و رنج میں شریک ہوں۔ یہاں تک کہ عربوں کے معقول مطالبات کو تسلیم کر لیا جائے۔ تا اس سرزمین کو یہودی جنگل اور امپیریلزم سے محفوظ رکھا جائے۔ اس طریقہ سے ہندوستان کے مسلمانوں اور تمام دنیائے عرب کے تعلقات بھی مضبوط ہو جائیں گے

یوم سیرۃ النبیؐ

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۷ء مطابق ۲۹ احسان ۱۳۲۶ ہش مقرر ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

درخواست دعائے مغفرت

(۱) نواب احمد خان صاحب اصل متوطن ضلع جہلم چک 119/7 OR کسووال ضلع منٹگمری میں سکونت پذیر تھے چند روز ہوئے دریا پار جاتے ہوئے ڈوب گئے علاج معالجہ سے جانبر نہیں ہو سکے۔ ان کا جنازہ پڑھنے والے صرف دو دوست یعنی والد صاحب اور ایک اور احمدی تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم باقاعدگی سے چندہ حصہ زکوٰۃ ادا کرتے۔ اور جلسہ سالانہ پر آیا کرتے تھے۔ تہجد گزار اور تقویٰ کا ایک عمدہ نمونہ تھے۔ قریباً بیس سال قبل والد صاحب کی تبلیغ سے احمدی ہوئے تھے۔ ان کی اولاد اور اقارب غیر احمدی ہیں۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھکر ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

ملک صلاح الدین ایم اے قادیان

(۲) بابا نصر اللہ صاحب کا لڑکا گامی دربان ڈیوڑھی حضرت ام المومنین اطال اللہ بقائہا کا لڑکا محمد اشرف ٹائیفائڈ میں مبتلا ہو کر داخل ہسپتال ہوا تھا بتاریخ ۲۵/۵/۴۷ بعمر ۱۰ سال قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو وارث جنت بنائے اور اس کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

عبد اللطیف قادیان

درخواست دعا:۔ محمد یعقوب صاحب ڈسکوی عارضہ بخار و کھانسی میں مبتلا ہیں۔ اور وکٹوریہ جوبلی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ہندوانہ شرانگیزی

شعبہ تبلیغ سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کی توجہ اخبار "جے بھارت" میر پور خاص میں چھپنے والی ایک غلط اور شرانگیز رپورٹ کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ جس میں درج ہے کہ نصرت آباد اسٹیٹ کے زمیندار اپنے بھیل۔ کوہلی اور میگھواڑ ہاریوں کو زبردستی مسلمان بنانا چاہتے ہیں۔ ہم اس بزدلانہ اور کمینہ غلط بیانی کی پرزور تردید کرتے ہیں۔ اور اسے پرامن تبلیغ کے خلاف ایک رکیک حملہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ کہ اچھوت ہندو نہیں ہیں۔ اور یہ خیال ایک شدت اختیار کرتا چلا جارہا ہے۔ کہ اچھوتوں کے مذہبی سیاسی بلکہ معمولی انسانی حقوق بھی ہندوؤں کے ساتھ وابستہ رہنے میں محفوظ نہیں۔ اور ہندوؤں کے انہیں خود غرضانہ طور پر ہندو ظاہر کرنے کے ڈھول کا پول کھلتا جارہا ہے۔ رد عمل پڑ رہا ہے۔ اور ہندو اب کسی قیمت پر بھی اس رو کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کاٹھ کی ہنڈیا روز روز نہیں چڑھائی جاسکتی۔ پرامن اور دلائل سے بھرپور تبلیغ کو جبر ظاہر کرکے مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش ایک احمقانہ حرکت ہے۔ جس سے اسلام اور مسلمانوں کا تو کوئی نقصان نہیں۔ ہاں اسے ایک بے سمجھ شخص کے اپنے اور اپنی قوم کے احساس کمتری کا ایک بھونڈا اور بے اثر مظاہرہ ضرور سمجھا جاسکتا ہے۔ ورنہ اسلام میں تبلیغ کے اور جبر دو ایسی چیزیں ہیں جو کبھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ لا اکراہ فی الدین قرآن کریم کا واضح ارشاد ہے۔ اور ہمیں معلوم ہے اسلام کو اپنی وسعت کے لئے جبر کی قطعاً ضرورت نہیں۔ تبلیغ ہوتی رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ اور جھوٹے الزامات اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ اسلام میں ایسے لوگوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ جو کسی لالچ یا دھوکہ یا دباؤ کی راہ سے اس میں داخل ہونا چاہیں۔ اسلام اپنی قوت اور شوکت کے لئے ایسے لوگوں کا محتاج نہیں۔ ہماری تبلیغ کا طریق کار سب پر ظاہر ہے اور یہ طریق صرف دلائل اور اپیل کی حد تک محدود ہے۔ اور دلائل اور اپیل ایسی چیزیں نہیں۔ جو جھوٹے اور گمراہ کن پراپیگنڈا سے کمزور کی جاسکیں۔

خاکسار احمدالدین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی حقیقی پھوپھی اہلیہ صاحبہ شیخ فضل حق صاحب ساکن بازید چک ضلع گوجرانوالہ وفات پاگئیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ مہربانی دعائے مغفرت فرمائیں نیز دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انکے بچوں کا خود کفیل ہو۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار نور الحق دفتر ایم ایں ...

صنعتوں کیلئے حکومت پنجاب کی امداد

حکومت پنجاب کی طرف سے صنعتوں کی امداد کے لئے سرکاری امداد کے قانون مصدرہ ۱۹۳۵ء کے ماتحت سال رواں کے دوران میں ایک لاکھ روپیہ کے قرضے اور آٹھ لاکھ روپیہ کی امدادی رقوم کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو اصحاب حکومت پنجاب کی اس مالی امداد سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک ڈائرکٹر محکمہ صنعت وحرفت لاہور کے پاس بھیج دیں۔ قرضوں کے لئے فارم ڈائرکٹر صنعت وحرفت لاہور کے دفتر سے یا لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ۔ لدھیانہ ملتان یا جالندھر میں سپرنٹنڈنٹ صاحبان صنعت وحرفت کے دفتروں سے مل سکتے ہیں۔ امدادی رقوم کے لئے کوئی مجوزہ فارم نہیں۔ لیکن ان درخواستوں میں اس سکیم کی تفصیلات درج کی جائیں جس کے لئے مالی امداد درکار ہے۔ اور مجوزہ کارخانے کے تیار ساختہ اشیاء کے نمونے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

حضرت بابا نانک صاحبؒ اور اسلام

حال ہی میں سردار شمشیر سنگھ صاحب اشوک ہسٹری ریسیرچ سکالر سکھ نیشنل کالج لاہور نے سکھ اخبارات میں حضرت بابا نانک صاحبؒ اور اسلام کے عنوان پر تردیدی مضامین شائع کروائے ہیں۔ سردار صاحب کے جملہ اعتراضات کے جواب ست بچن ٹریکٹ ۲۰ میں دیئے گئے ہیں۔ احباب جماعت کو اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ تا سکھ صاحبان بابا نانک صاحب کے متعلق جماعت احمدیہ اور سکھ دوانوں کے اعتراضات کا موازنہ کر سکیں۔ قیمت فی کاپی ۲ ہے۔ اس کے علاوہ ماہوار ست بچن ٹریکٹوں کے ذریعہ تفسیر کبیر کا ترجمہ بھی باقاعدگی سے شائع کیا جا رہا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کی اشاعت میں بھی دلچسپی لیں۔ اور خود بھی اس کی خریداری منظور کریں۔ اور اپنے ملنے جلنے والے سکھ دوستوں کو بھی اس کی خریداری کی تحریک کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ قیمت سالانہ چار روپے

مینجر ست بچن گورمکھی قادیان

میوہ جات کے بیوپاریوں کے لئے مشورہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمان جو حضور نے جلسہ سالانہ ۴۶ء کی افتتاحی تقریر کے دوران میں تحریک جدید کی قائم کردہ چمن ایجنسی سے ہر قسم کے خشک وتر میوہ جات منگوا کر تجارت کو کامیاب بنانے کے بارے میں فرمایا تھا۔ دوستوں کو اچھی طرح یاد ہوگا۔ پس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کو دہراتے ہوئے دوستوں کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ قومی تجارت کو کامیاب بنانے کے لئے چمن ایجنسی کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

گرمیوں میں یہاں سے قندھار کے آمدشدہ تازہ پھل مثلاً زرد آلو (سبز خوبانی)۔ آلوچہ۔ آلو بخارا۔ انگور۔ انار۔ شفتالو (آڑو) سیب وغیرہ سپلائی کر سکتے ہیں اور خشک میوے۔ بادام ہر قسم کشمش۔ عناب زیرہ وغیرہ وغیرہ۔ آرڈر آنے پر سپلائی کئے جا سکتے ہیں۔

ہر موسم کے مطابق بہترین قسم کا پھل و میوہ جات سپلائی کر سکتے ہیں۔ دوست موقعہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مفصل کوائف و شرائط وغیرہ بذریعہ خط وکتابت حاصل کی جا سکتی ہیں۔

عبدالوحید خان (واقف زندگی) پونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینو فیکچرنگ کمپنی چمن

ضروری خبریں

مشرقی پنجاب میں کسی ایک قوم کو قطعی اکثریت حاصل نہیں ہوگی

تقسیم پنجاب کے بعد ہر ایک منطقہ کی آبادی کے دلچسپ اعداد وشمار

لاہور ۵ جون۔ برطانیہ کے ایک تازہ ترین اعلان کے مطابق جالندھر ڈویژن اور امرتسر ضلع کو ملا کر مشرقی پنجاب کا جو نیا صوبہ بنایا گیا ہے۔ اس آبادی کے اعداد وشمار کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کسی ایک فرقہ کو اکثریت حاصل نہیں ہوگی مشرقی پنجاب میں بیس لاکھ سکھ ہوں گے۔ جو آبادی کا ۱۸ فیصدی ہوں گے۔ باقی ۱۷ لاکھ سکھ مغربی پنجاب میں رہ جائیں گے۔ جہاں وہ صرف ۱۰ فیصدی ہوں گے۔ مشرقی پنجاب میں ہندوؤں کی آبادی ۳۷ فیصدی۔ مسلمان ۳۲ فیصدی۔ اچھوت ۱۱ فیصدی۔ اور ہندوستانی عیسائی کل آبادی کا ۲ فیصدی ہوں گے۔

مغربی پنجاب میں سترہ مسلم اکثریت کے اضلاع میں کل آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۷۳ فیصدی۔ ہندو ۱۲ فیصدی سکھ ۱۰ فیصدی۔ ہندوستانی عیسائی ۳ فیصدی اور اچھوت ۲ فیصدی ہوں گے۔ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق تقسیم شدہ پنجاب کے دونوں حصوں کی آبادی مندرجہ ذیل ہوگی:-

مغربی پنجاب: مسلمان ایک کروڑ ۲۳ لاکھ ۹۳ ہزار چھ سو انہتر (۷۳ فی صدی)
ہندو ۲۰ لاکھ ۲۶ ہزار تین سو چھتیس (۱۲ فی صدی)
سکھ ۱۶ لاکھ ۸۳ ہزار آٹھ سو پچپن (۱۰ فی صدی)
ہندوستانی عیسائی اور دیگر فرقے ۴ لاکھ ۲۵ ہزار تراسی (۳ فی صدی)
اچھوت ۳ لاکھ ۳۶ ہزار نو سو تتالیس (۲ فی صدی)

مشرقی پنجاب: ہندو ۳۴ لاکھ ۱۵ ہزار چار سو ایک (۳۷ فی صدی)
مسلمان ۲۸ لاکھ ۵۳ ہزار پانچ سو تہتر (۳۲ فی صدی)
سکھ ۲۰ لاکھ ۳۷ ہزار پانچ سو چھیالیس (۱۸ فی صدی)
اچھوت ۱۲ لاکھ ۵۵ ہزار تین سو ستتر (۱۱ فی صدی)
ہندوستانی عیسائی اور دیگر فرقے ۶۰ ہزار نو سو چھتالیس (۲ فی صدی)

سردار شوکت حیات اور ممتاز دولتانہ کی دہلی کو روانگی

لاہور ۷ جون۔ پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل کے ارکان سردار شوکت حیات خان اور میاں ممتاز دولتانہ آج دہلی روانہ ہو گئے۔ دہلی میں یہ دونوں اصحاب پنجاب میں قابل تقسیم کولیشن وزارت کے قیام کے بارے میں قائد اعظم جناح سے مشورہ کریں گے۔ نیز تقسیم پنجاب کے بارے میں کانگرس اور اکالی پارٹی کے رد عمل کے متعلق بھی قائد اعظم جناح کو آگاہ کیا جائے گا۔

کل گورنر پنجاب سے خان افتخار حسین خان کی ملاقات کے بعد پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل کا جلسہ ہوا تھا۔ اس جلسہ میں پنجاب کولیشن وزارت کے قیام کے بارے میں مسلم لیگ کے رویہ کے متعلق تبادلہ خیالات کیا گیا۔ مجلس عمل نے سردار شوکت حیات اور میاں ممتاز دولتانہ کو دہلی بھیجنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ پنجاب کے تازہ صورت حال کے متعلق قائد اعظم جناح سے ہدایات طلب کریں۔

روم ۸ جون مصدقہ ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اٹلی کی دہشت پسند خفیہ پارٹی نے تہران میں مقیم برطانوی قونصل جنرل کے نام ایک خط ارسال کیا ہے جس میں واضح الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے کہ اگر قونصل جنرل نے یہودی دہشت پسندوں کی کارروائیوں کی تحقیقات کا سلسلہ جاری رکھا تو نہ صرف قونصل جنرل کی عمارت کو اڑا دیا جائے گا بلکہ خود قونصل جنرل کو جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اس خط میں مزید درج ہے کہ سارے یورپ میں خفیہ مسلح یہودی دستے موجود ہیں جو مستقبل قریب میں یورپ میں مقیم برطانوی حکام کے خلاف وسیع پیمانہ پر اپنی سرگرمیاں شروع کر دیں گے۔